سوال

(719) دیندار عورت کا اس شرط پر نکاح کرنا کہ خاوند اسے تدریس سے نہ روکے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1) اگر عورت اپنے ہونے والے شوہر سے یہ شرط کرے کہ وہ اسے تدریس سے نہیں روکے گا اور شوہر مان لے اور اسی شرط پر اس سے شادی کرے تو کیا اب شوہر کو بیوی اور اس کی اولاد کا خرچہ دینا ہوگا جبکہ وہ (بیوی) ملازمت کرتی ہے؟ اور کیا شوہر اس کی تنخواہ میں سے بغیر اس کی رضامندی کے کچھ لے سکتا ہے؟

(2) بیوی اگر دیندار ہو، گانے اور موسیقی نہ سننا چاہتی ہو اور شوہر اور اس کے گھر والے ان چیزوں پر اصرار کرتے ہوں اور کہتے ہیں کہ جو گانے سننے سے پرہیز کرتا ہے وہ وسواس زدہ ہے، تو کیا بیوی کو اس حالت میں اس کے گھر والوں کے ساتھ رہنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر عورت نے اپنے منگیتر سے یہ شرط کی ہو کہ وہ اسے تدریس سے یا حصول تعلیم سے نہیں روکے گا اور پھر یہ شرط مان لی گئی ہو اور اس پر شادی ہوئی ہو تو یہ شرط صحیح ہے، اب شوہر اس کو اس سے نہیں روک سکتا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شرطوں میں سب سے بڑھ کر وفا کے لائق وہی شرطیں ہیں جن سے تم نے عورتوں کی عصمتوں کو حلال ٹھہرایا ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی المھر عند عقد النکاح، حدیث: 2572 وصحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الوفاء بالشروط فی النکاح، حدیث: 1418 وسنن الدارمی: 2/191، حدیث: 2203 وسنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی رجل یشترط لھا دارھا، حدیث: 2139۔)

اگر شوہر اس کے خلاف کرے تو عورت کو اختیار ہے، چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو شرعی قاضی سے فسخ کا مطالبہ کرے۔

(2) اور یہ کہ شوہر اور اس کے گھر والے موسیقی سنتے ہیں، اس سے نکاح فسخ نہیں ہوتا، بلکہ عورت کو چاہیئے کہ ان لوگوں کو سمجھائے اور بتائے کہ یہ حرام کام ہے اور خود اس برائی میں شریک نہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحۃ، حدیث: 55 وسنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی النصیحۃ، حدیث: 4944 وسنن النسائی، کتاب البیعۃ، باب النصیحۃ للامام، حدیث: 4197۔)

اور فرمایا:

''تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے کہے، اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان۔۔۔۔۔، حدیث :49، وسنن الترمذی، کتاب الفتن، باب تغییر المنکر بالید او باللسان او بالقلب، حدیث :2172 وسنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی العیدین، حدیث :1275۔)

اور اس معنی و مفہوم کی آیات اور احادیث بہت سی ہیں۔

اور شوہر کے ذمے ہے کہ وہ اپنی طرف سے اپنی بیوی اور اس کی اولاد کا خرچ برداشت کرے۔ اسے یہ حق نہیں ہے کہ اپنی بیوی کی تنخواہ میں سے اس کی رضا مندی کے بغیر کچھ لے۔ اور عورت کو بھی اس بات کی اجازت نہیں کہ شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے ماں باپ یا دوسروں کے گھروں میں جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 514

محدث فتویٰ